

إنتخاب

(۱)

مسنثشرقین اور ان کی کتابیں

کتابوں کتابوں میں فرق ہوتا ہے بعض کتابیں دل دکھا نہیں کے لئے لکھی جاتی ہیں۔ اردو میں عیسائیوں اور آریہ سماجیوں کی لکھی ہوئی کثرت سے کتابیں ایسی موجود ہیں۔ جن کی غرض ہی اسلام، عقائد اسلام، اور رسول اسلام کی تضیییک و تفضیح ہے ایسی دلازار کتابوں کے لئے یہ شک اپنا احتجاج سرکار تک پہنچانا چاہئے۔ اور ریاستی اسمبلی، یا ملکی پارلیمنٹ وغیرہ کے ذریعہ سے کتاب کو ضبط کرانا بلکہ بعض صورتوں میں عدالتی کا رروایاں کر کے مجرم کو جیل بھجوانا چاہئے۔ لیکن جو کتابیں نہ اس نیت سے لکھی گئی ہوں اور نہ ان کا لب و لمبہ تند و تلغہ ہو بلکہ ان کا مقصد میغضن اسلامیات کی نشر و اشاعت ہو، اسلام سے متعلق تاریخی، علمی، دینی تمدنی معلومات بھم پہنچانا ہو۔ اور اس میں آن سے ناواقفیت یا غیر شعوری تعصباً کے باعث ایسی چیزیں آجائیں جن سے ملت اسلامی کے جذبہ عقیدت یا حس غیرت کو ٹھیس لگے تو اس کا علاج ایجی ٹیشن یا احتجاج ہرگز نہیں مسنثشرقین اور ان کی کتابوں کے ناشروں کا مقصد عموماً اسلامیات کی اشاعت ہی ہوتا ہے، نہ کہ اسلام پر کوئی حملہ۔ اگر ان پر یہ کسی طرح واضح ہو جائے کہ ان کی تحریر کا فلاں جزو ان کے مقصد کو نقصان پہنچا رہا، اور کتاب کی توسعی اشاعت میں حائل ہو رہا ہے۔ تو وہ کتاب کے اس جز کو ہٹانے پر از خود تیار ہو جائیں گے۔ اور ائمہ آپ کے شکر گزار ہوں گے تاجر کا کام اپنے گاہکوں کو ناراضی کرنا، اور اپنے مال کی فروخت کو روکنا

نہیں ہوتا ہے، یہ ایک موٹی سی بات ہر ایک کے سمجھے آجائے والی ہے۔ اس انسائیکلو پیڈیا والی کا تو ذہن بھی اس طرف نہ گیا ہوگا کہ یہ تصویر مسلمانوں میں ہیجان پرپا کر دے گی۔ اس نے تو یقیناً یہ سمجھے کر اسے درج کیا ہوگا کہ اس سے یہ کتاب مسلمانوں میں خوب مقبول ہوگی۔ آپ صرف اتنا کیجئے، کہ کسی ذمہ دار فرد یا ادارے کی طرف سے ایک خط پبلیشر کو لکھ کر اس کی نادانی اس پر واضح کر دیجئے وہ بلا تامل اس ورق کو بدل دے گا اور تصویر کو نکال دے گا بلکہ اگر کوئی بات تحریر و عبارت میں بیجا آگئی ہے تو آپ اس کی تصحیح کر دیجئے۔ بلکہ اس سے بھی بہتر ہوگا کہ صحیح و مناسب عبارت خود لکھ کر بھیج دیجئے۔ اغلب یہ ہے کہ وہ اسی کو آپ کے شکریہ کے ساتھ قبول کر لے گا۔ مستشرقین کا عام نقطہ نظر یہ شک آپ کے نقطہ نظر سے بالکل مختلف ہوگا۔ اور ان کی علمی یافت آپ کی تحقیقی یافت سے منزلوں دور ہوگی۔ لیکن ایسی عامیانہ دلازاریاں وہ دانستہ نہیں کرتے۔ ایسی تکلیفوں کا علاج صرف وہ ہی ہے جو ابھی عرض ہوا۔ کوئی ۳۰ سال ہونے ہوں گے کہ مدیر صدق نے ملت کے سامنے "تحفظ ناموس رسول" کے نام سے ایک مستقل ادارے کی تحریک پیش کی تھی۔ جس کے ممبر سنجیدہ اہل علم و اہل قلم ہوں۔ اور ہر قابل اعتراض تحریر بجائے اس کے فوراً عوامی ایجی ٹیشن شروع کر دیا جائے۔ پہلے اس مجلس کے سامنے ہو۔ اور مناسب طریقہ کار وہی طریقے کرے۔ منفی قسم کے جوش و خروش و غوغما میں جو لذت ہے وہ کسی مثبت، فکری سنجیدہ عمل میں ہوتی تو نقار خانہ میں طوطی کی آواز کیوں گم رہا کرتی!

"صدق جدید" لکھنؤ ۸ جنوری ۱۹۶۵ء۔